محمد ﷺ
خواتین
گلشنِ نبوی ﷺ میں
www.KitaboSunnat.com
تالیف
عبد المنان راسخ
خادم السنۃ النبویۃ الشریفۃ
مکتبہ قدوسیہ

خواتین اسلام کیلئے حدیث کی ابتدائی کتاب

خواتین گلشنِ نبوی ﷺ میں

تالیف

عبد المنان راسخ

خادم السنۃ النبویۃ الشریفۃ

فہرست مضامین

مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے قلم سے

عزیزم مولانا عبدالمنان راسخ سلمہ اللہ تعالیٰ ایک نوجوان فاضل مدرس اور محقق اور تصنیفی ذوق وسلیقہ سے بہرہ ورہ ہیں۔

ان کے گہر بار قلم سے اب تک متعدد کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ''خواتین گلشنِ نبوی میں'' ان کی تازہ تالیف ہے جسے حسن قبول حاصل ہے۔ اب اسے زیادہ خوب صورت اور دیدہ زیب انداز سے شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب میں ایسی سو احادیث جمع کی گئی ہیں جن کا تعلق عورتوں کے احکام ومسائل یا ان کے معاملات سے ہے۔ ترجمہ وفوائد سے ان کو زیادہ سے زیادہ عام فہم بنا دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ وقت کی ایک نہایت اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل نوجوان کو اس خاکے میں مزید رنگ بھرنے کی اور اس ذرے کو آفتاب بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا

صلاح الدین یوسف
مدیر شعبۂ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام۔

شوال المکرّم ۱۴۲۶ھ
نومبر ۲۰۰۵ء

شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حضرت العلام

مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ کے قلم سے

مولانا عبدالمنان راسخ ایک فاضل اور متحرک نوجوان ہیں۔علمی حوالے سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنا اُن کا وتیرہ ہے۔اُنہوں نے مختلف مسائل پر مختلف رسائل تحریر کئے ہیں اور زیر مطالعہ مجموعہ بھی اُنہی نے مرتب کیا ہے۔

انہوں نے رسالے میں عمدگی کے ساتھ عورتوں کی عمومی احادیث کو جمع کیا گیا ہے......اس مجموعے کا نام ﴿تحفۃُ النِّساءِ مِن احادیثِ المُصطفیٰ ﷺ﴾ تجویز فرما کر واقعتہً خواتین اسلام کی خدمت میں احادیث کا مختصر اور جامع گلدستہ پیش کردیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ خواتین اسلام کو اس رسالے سے زیادہ سے زیادہ دینی رہنمائی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

عبدالعزیز علوی ۷ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۵ء

گزارشاتِ راسخ

خدمتِ حدیث کو بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں، اور اس سے بڑھ کر سعادت کیا ہوسکتی ہے، کہ سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے میرے فرمودات کو سن کر یاد رکھا اور لوگوں تک پہنچایا۔ اللھم اجعلنا منھم

راقم آثم کے علم کی حد تک کتابوں کی دنیا میں صرف خواتین کے مسائل پر مشتمل کوئی ایسی تصنیف نہ تھی جو کہ فرقہ واریت سے پاک ہو اور مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ صرف اور صرف احادیثِ صحیحہ مرفوعہ سے مزین ہو۔ اس لیے عرصہ دراز سے خواہش تھی کہ طالبات اور اسلامی ماؤں بہنوں کے لیے حدیث کی ایسی ابتدائی کتاب مرتب کی جائے جس مین اختصار کے ساتھ ساتھ جامعیت بھی ہو اور خواتین کے اکثر مسائل پر محیط ہو اور ہر مسئلہ پر دلیل بھی صحیح حدیث سے دی جائے۔

الحمدللہ میں نے ذخیرہ احادیث سے ایسی سو احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے تمام گوشوں کا ذکر کیا گیا ہے، اس گلشن نبوی ﷺ میں سیر کرنے والی خاتون کو عقیدہ کی پختگی اور درستگی نصیب ہوگی وہاں اُس کی روح کو قرار، حیاء کو نکھار اور دارین کی زندگی کامیابی و وقار سے سرشار ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ

اللہ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو رضا و رحمت کے لیے قبول فرمائے اور ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

انتساب

اپنی شب زندہ دار مرحومہ دادی جان کے نام

میری پرورش وتربیت میں ان کا کردار

ناقابل فراموش ہے۔

رحمها الله رحمةً واسعةً

ابوالحسن الراسخ

اسلام کے پانچ ارکان ہیں

❶ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا ''بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) (اللولوء والمرجان، حديث:۹)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ② نماز قائم کرنا۔ ③ زکوٰۃ ادا کرنا۔ ④ بیت اللہ کا حج کرنا اور ⑤ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

فوائد : مندرجہ بالا پانچ ارکانِ میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک و شبہ نہیں اور اس کے خلاف جہاد ہوگا۔ نیز ان ارکان کی ادائیگی میں سستی اور غفلت کرنے والا سخت گناہ گار ہے۔

ایمان کے ارکان چھ ہیں

❷ ((عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ ص قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ا أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: ''أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ))

[مسلم، کتاب الایمان:۹۹]

''امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی (نازل کردہ) کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھو۔''

فوائد: فرشتوں پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اُن کا وجود تسلیم کیا جائے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں اور حکم الٰہی کے پابند ہیں۔ نیز تقدیر کا معنی ہے اندازہ لگانا، اللہ تعالیٰ کو اپنے کمال علم کے ذریعے بندوں کے اعمال و انجام کا بخوبی اندازہ ہے کہ کون سعادت مند ہے اور کون بدبخت۔ ہمیں اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھنے کے بعد نیک اعمال کی طرف راغب ہونا چاہیے۔ بعض لوگ مسئلہ تقدیر میں گمراہی کا شکار ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تقدیر پر ایمان لا کر اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شعار بنائیں۔ ان شاء اللہ دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

۳ ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ))

[مسلم، کتاب المساجد:۱۱۹۹]

''معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اُس لونڈی کو آزاد نہ کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُس کو میرے پاس لے کر آ ؤ۔ چنانچہ میں اسے آپ ﷺ کے پاس لایا تو آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا آسمان میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اُس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو آزاد کردو۔ بے شک یہ ایمان والی عورت ہے۔''

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات عرش پر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت ہر جگہ پر ہے۔ یہ کہنا کہ اللہ کی ذات ہر جگہ ہے یا اللہ کی ذات دل میں ہے یہ عقیدہ سراسر مبنی بر جہالت اور قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اسی طرح اللہ رب العزت کو حاضر ناظر کہنا درست نہیں۔ کیونکہ اپنی ذات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر نہیں بلکہ عرش پر ہے اور ہر رات اپنے عرش سے آسمان دنیا پر آتا ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے کو محیط ہے۔ وہ سمیع و بصیر ہے۔ اس سے اپنی مخلوق کی کوئی حرکت مخفی نہیں۔

اللہ کے علاوہ اگر سجدہ جائز ہوتا تو بیوی شوہر کو کرتی

❹ ((عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)) [الترمذی، کتاب الرضاع، ۱۱۵۹]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

فوائد: اس حدیث سے جہاں شوہر کا مقام و مرتبہ واضح ہوتا ہے' وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہیں، بلکہ حرام ہے۔ بعض خواتین درباروں پر جا کر قبر پہ سجدہ کرتی ہیں، جو کہ صریحاً شرک ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت

۵ ((عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ))

[مسلم، کتاب فضائل القرآن:۱۸۷۴]

''حضرت ابوامامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، قرآن (کثرت سے) پڑھا کرو، اس لئے کہ قیامت والے دن یہ اپنے (پڑھنے والے) ساتھیوں کیلئے سفارشی بن کر آئے گا۔''

فوائد: ہماری بہنوں کے لیے غور و فکر کا مقام ہے۔ وہ اپنے وقت کی قدر کریں۔ فضول گفتگو' چغلی' غیبت' فون پر ادھر ادھر کی باتوں سے گریز کرتے ہوئے قرآن کریم سے تعلق استوار کریں۔ تھوڑی سی کوشش کر کے قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور یاد کر لیں' خاص طور سے چھوٹی سورتیں۔ اس طرح اپنے گھریلو کام کاج کے دوران بھی وہ قرآن کریم کی تلاوت کر سکیں گی۔ ان کی زبان ذکر الٰہی سے تر رہے گی اور ان کا گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا۔ نیز یاد رہے کہ میت کو قرآن پڑھوا کر بخشوانا یہ خود ساختہ طریقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے اس طرح مردے بخشوانے کا طریقہ ثابت نہیں ہے۔

دعا مکمل یقین سے مانگیے

❻ ((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ)) [البخاری، الدعوات، باب لیعزم المسألة:٦٣٣٨]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو اسے چاہیے کہ عزم و یقین کے ساتھ سوال کرے اور یوں ہرگز نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے دے۔ اس لئے کہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔''

فوائد: دعا مانگتے وقت دائیں بائیں یا آگے پیچھے اپنی نگاہ نہ دوڑائیں بلکہ یکسوئی اور خشوع وخضوع کے ساتھ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور دونوں ہاتھ اٹھا کر دلی مناجات کریں۔ جب آپ حد درجہ توجہ، عاجزی، انکساری اور لجاجت سے دعا مانگیں گی، اللہ تعالیٰ اُسے ضرور قبول فرمائے گا کیونکہ وہ تو دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔ نیز زبان کی سچائی، دل کی صفائی اور رزق حلال کی پابندی سے رب رحمٰن اپنے بندے کی دعا پر فوراً مہربان ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم اٹھانا حرام ہے

❼ ((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِأَبَآئِكُمْ، وَلِمُسْلِمٍ ﴿فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْلِيَصْمُتْ)) [اللؤلوء والمرجان:١٠٦٦]

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ۔ پس جس شخص نے قسم کھانی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔"

فوائد: اکثر خواتین بات بات پر دودھ پتر کی قسم کھاتی ہیں۔ اس قسم کی سب قسمیں ناجائز اور حرام ہیں۔ قسم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی کھانی چاہیے۔ البتہ قرآن کریم کی قسم میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ صحیح تر قول کے مطابق قرآن کی قسم کھائی جا سکتی ہے کیونکہ وہ اللہ کی صفتِ کلام ہے مخلوق نہیں۔

اپنی والدہ کی نذر پوری کرنا

❽ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ سَعْدَبْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا)) [اللؤلوء والمرجان:۱۰۶۱]

"ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے متعلق فتویٰ پوچھا جو ان کی ماں پر تھی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئی۔ آپ نے انہیں فتویٰ دیا کہ وہ اپنی ماں کی نذر کو پورا کریں۔"

فوائد: میت کو صرف اُس عمل کا ثواب پہنچے گا جس کے کرنے کا اُس نے ارادہ کیا تھا، نیت پکی تھی مگر بیماری کے پیش نظر نہ کرسکا۔ بصورتِ دیگر جس نیکی کا مرنے والے نے کبھی سوچا تک نہ تھا' اُس کی طرف سے بعد میں لاکھوں قرآن

پڑھا کر بخشواتے رہیں اُس سے میت کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور اپنے مردوں کو ایسے بخشوانا خودساختہ طریقہ ہے۔ البتہ نیک اولاد اگر اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرے یا نیکی کا کوئی کام کرے تو اس کا انہیں ضرور فائدہ ہوگا۔

نبی ﷺ کی محبت کی بھی کچھ حدود ہیں

۹ ((عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُطْرُوْنِىْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا اَنَاعَبْدُهُ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ))

[بخاری، کتاب احادیث الانبیاء:۳۴۴۵]

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے حد سے نہ بڑھانا جس طرح نصاریٰ نے ابن مریم کو حد سے بڑھا دیا۔ میں صرف اُس کا بندہ ہوں۔ مجھے اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول کہو۔"

فوائد: رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب' مختارِ کل، حاضر ناظر، نور من نور اللہ کہنا یہ واضح طور پر حد سے بڑھانا ہے۔ اس طرح کے خودساختہ عقائد سے توبہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ کو مختارِ کل، حاضر ناظر یا نورٌ من نور اللہ نہیں کہتا تھا۔ بلکہ تابعین عظام اور آئمہ اربعہ سے بھی اس طرح کے گمراہ کن خودساختہ عقائد کا تصور نہیں ملتا۔

گستاخِ رسول عورت کا انجام

۱۰ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَعْمٰى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ، تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيْهِ، فَيَنْهَاهَا، فَلَا تَنْتَهِيْ، فَلَمَّا

كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَخَذَ الْمِعْوَلَ، فَجَعَلَهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا، فَقَتَلَهَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ فَقَالَ: أَلَا اشْهَدُوْا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ))

[ابو داؤد، الحدود، باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ، ۴۳۶۱]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص تھا، اس کی ایک ام ولد لونڈی رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتی اور برا بھلا کہتی تھی۔ وہ نابینا صحابی رضی اللہ عنہ اسے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی۔ ایک رات انہوں نے کدال لے کر اس کے پیٹ پر رکھ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر دبایا اور اسے قتل کر دیا۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''گواہ رہو اس کا خون رائیگاں اور بیکار گیا۔''

فوائد: گستاخِ رسول بلا شک و شبہ واجبُ القتل ہے۔ خالق کائنات کے محبوب ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو اس زمین پر جینے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ یاد رہے! جس طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات کا احترام لازمی ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا احترام بھی لازمی ہے۔ بعض عورتیں اسلام کے قانون وراثت' قانون شہادت' داڑھی، پردہ اور اس طرح شریعت کے کئی احکامات کا مذاق اڑاتی ہیں جو کہ حد درجہ گستاخی ہے۔ انہیں اپنے رویے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

دین میں اضافہ بدعت و گمراہی ہے

۱۱ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

[مسلم، کتاب الاقضیۃ: ۴۴۹۳]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

نے ایسا کام کیا جو ہمارا طریقہ نہیں، پس وہ (کام) مردود ہے۔

فوائد: کچھ لوگ اپنی طرف سے طریقہ ایجاد کر کے اُس کو دین بنا دیتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے نہ وہ کام کیا ہوتا ہے اور نہ اُس کا حکم دیا ہوتا ہے مثلاً: گیارہویں، ختم، قل، ساتواں، چالیسواں، عید میلاد النبیؐ (بارہ وفات) کا جلوس، رجب کے کونڈے وغیرہ وغیرہ...... یہ تمام کام خیر القرون میں صحابہ وتابعین نے کئے نہ لوگوں سے کروائے۔ بلکہ یہ رسومات لوگوں کا مال شیر مادر سمجھنے والے مولویوں کی ایجاد ہیں دین نہیں۔ دین وہ ہوتا ہے جس پر مدینے والی سچی سرکار ﷺ کی مہر ہو۔ یاد رہے! تکمیل دین کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا حرام ہے

۱۲ ((عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَاتَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ فَلَوْ أَنَّ اَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَانَصِيْفَهُ)) [البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی: ۳۶۷۳]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (لوگو!) میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے ایک مد (تقریباً ۲۲۵ گرام) یا آدھے مد (غلہ) کے برابر نہیں ہوسکتا۔

فوائد: انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل اور بہترین جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہے۔ ان نفوسِ قدسیہ سے محبت وعقیدت باعث رحمت و

جنت ہے اور اُن سے بغض و عناد موجبِ لعنت ہے۔ صحابہ کے سیاسی اختلافات کو بنیاد بنا کر کسی صحابی سے بغض رکھنا یا کسی کے متعلق توہین آمیز لہجہ اختیار کرنا گمراہ لوگوں کا وتیرہ ہے۔

بچہ اگر پیشاب کر دے......

۱۳ ((عَنْ أَبِي السَّمْحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ﴾)) [أبو داؤد، الطهارة، بول الصبي: ۳۷٦]

''ابو سمح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے۔

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی!

۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ)) [مسلم، كتاب الطهارة: ۵۳۵]

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی خیانت والے مال سے کوئی صدقہ قبول کیا جاتا ہے۔''

فوائد: وضو سنت کے مطابق کرنا لازمی ہے۔ جس طرح مرد و عورت کے درمیان ادائیگی نماز میں کوئی فرق نہیں اسی طرح ان کے وضو کا طریقہ بھی ایک ہی ہے۔ نیز کوئی نماز بھی بغیر وضو کے درست نہیں، فرض ہو چاہے نفل۔ ہاں اگر پانی

میسر نہ ہو یا وضو کرنے سے بیماری میں اضافے کا اندیشہ ہو تو ایسے شرعی عذر کی صورت میں تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

عورت غسلِ جنابت میں گندھے بال نہ کھولے!

۱۵ ((عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ امْرَأَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغَسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَحْثِيَ عَلٰى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ))

[مسلم، الحيض، حكم ضفائر المغتسلة:۷۴۴]

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنے سر کے بال خوب اچھی طرح گوندھتی ہوں۔ کیا جنابت کے غسل کیلئے میں اُن کو کھولوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تیرے لئے صرف یہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلّو بہا لے۔''

فوائد: یاد رہے ایامِ حیض کے بعد جو فرض غسل کیا جاتا ہے، اُس میں گندھے ہوئے بالوں کو بھی کھولنا ضروری ہے۔ اس غسل میں تین چلو بہانا کافی نہیں۔

عورت کو بھی مسواک کرنی چاہیے

۱۶ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِی السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَءُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ)) [ابوداؤد، الطهارة، غسل السواك:۵۲]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسواک فرماتے اور پھر مجھے مسواک دھونے کیلئے دے دیتے تو میں اس سے مسواک کرتی

پھر دھو کر آپ ﷺ کو دے دیتی۔''

فوائد: مسواک کرنا رسول اللہ ﷺ کی محبوب سنت ہے۔ اللہ کی خوشنودی، منہ کی طہارت اور نظامِ ہضم کی درستی کے علاوہ بھی مسواک کرنے کے بے شمار فوائد ہیں۔

چادر اوڑھے بغیر عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۷ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمارٍ))

[الترمذی، الصلاۃ، ماجاء لاتقبل صلاۃ المرأۃ:۳۷۷]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا۔''

فوائد: نماز میں اپنے وجود کو مکمل ڈھانپنا لازمی ہے اور خواتین کو نماز میں چست، تنگ، باریک یا آدھے بازو والی قمیض سے بالخصوص احتراز کرنا چاہیے۔ کھلا، سادہ اور موٹا لباس ہی عورتوں کے شایان شان ہے۔

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

۱۸ ((عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي اُصَلِّيْ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطِ الْكَلْبِ)) [بخاری، الصلاۃ: ۶۳۱/ ۸۲۲]

''مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا

ہے۔ ایک اور روایت میں ہے سجدہ خوب اچھی طرح کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کہنیوں کو اس طرح نہ پھیلائے جس طرح کتا پھیلاتا ہے۔''

فوائد: بعض لوگ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عورت سینے پر ہاتھ باندھے یا سجدے میں جا کر بازو تنگ کر لے، اور سمٹ کر چھوئی موئی ہو کر سجدہ کرے۔ یہ امتیاز کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ جو طریقہ مسلمان مرد کے لیے ہے وہی عورت کے لئے ہے۔ اگر کسی کو عورت کا مردوں کی طرح سجدہ کرنا شرم و حیا کے منافی محسوس ہوتا ہے تو وہ جان لے کہ اصحاب رسول ﷺ اور صحابیات کہیں زیادہ شرم و حیا والی تھیں۔

عورت مسجد میں جا کر نماز پڑھ سکتی ہے

۱۹ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ))

[ابوداؤد، الصلاۃ، ماجاء فی خروج النساء: ۵۶۷]

''ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو اور اُن کے گھر اُن کیلئے زیادہ بہتر ہیں۔'' (یعنی نماز کیلئے)

فوائد: افسوس کہ اس اجازت کو اپنے لیے باعثِ رحمت بنانے کی بجائے خواتین نے اسے اپنے گناہوں میں اضافے کا سبب بنا لیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے تیز خوشبو استعمال کی ہوتی ہے، وہ بے پردہ ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کا بناؤ سنگار اور ان کا لباس دیکھنے والوں کے لیے آزمائش بن سکتا ہے۔ پھر وہاں مسجد کے آداب کو پامال کرنا اور بلند آواز سے باتیں کرنا اکثر خواتین کا شیوہ ہے۔ یہ سراسر غلط

ہے۔ بلاشبہ خواتین کو عبادت کیلئے مسجد آنے کی اجازت ہے لیکن وہ سادگی، خشوع وخضوع اور خاموشی کو لازم پکڑیں۔ نیز خواتین مسجد میں دینی پروگرام بھی کرواسکتی ہیں۔

عورت خواتین کی امامت کرواسکتی ہے

۱۵ **عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ رسولُ اللّٰه ﷺ يَزُوْرُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَها مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا، وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا۔** [ابوداؤد، الصلاۃ، باب إمامة النساء: ۵۹۱]

''حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور رسول اللہ ﷺ اُس کے گھر میں ملنے کے لیے آیا کرتے تھے، اور اُس کے لیے ایک مؤذن مقرر کیا تھا جو اُس کے لیے اذان دیتا تھا، اور آپ نے اُسے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرایا کرے۔''

فوائد: احادیث کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ ایک عورت دوسری عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ باقی عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہو مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو۔ حضرت ام ورقہ کے علاوہ حضرت عائشہ نے بھی فرض اور تراویح میں عورتوں کی امامت کروائی۔ کسی مرد کی خاتون کی اقتداء میں نماز درست نہیں۔ نیز خواتین کے حلقہ میں جماعت کے لیے عورت کا اذان اور تکبیر کہنا بھی درست ہے۔ بشرطیکہ اُس کی آواز عورتوں تک ہی محدود رہے اور اکیلی عورت صف کے حکم میں ہے۔

عورت بھی مسجد میں ہی اعتکاف کرے گی

۲۱ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَاَذِنَ لَهَا))

[البخاری، کتاب الاعتکاف:۲۰۴۵]

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا کہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کریں گے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اعتکاف کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔“

فوائد: قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح بات یہی ہے کہ عورت کا اعتکاف مسجد میں ہی ہے۔ اب الحمدللہ مساجد میں عورتوں کی عبادت کیلئے تمام سہولیات کے ساتھ باپردہ علیحدہ اہتمام ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان عورت کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے۔ ویسے بھی اعتکاف نفلی عبادت ہے اس بارے کوئی سوال نہیں ہوگا بلکہ یہ گناہوں میں کمی اور درجات میں بلندی کا سبب ہوگی۔ اس لیے عورتوں کا مولویوں کے خودساختہ فتوے کی روشنی میں گھروں کے ایک گوشے میں پابند ہو جانا کسی طرح درست نہیں۔ اگر اعتکاف کرنا ہے تو مسجد میں کریں' ورنہ نہ کریں۔

امام بھول جائے تو عورت تالی بجائے

۲۲ ((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ فِي الصَّلَاةِ))

[البخاری، اللؤلوء والمرجان:۲۴۴]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ کہنا مردوں کیلئے ہے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے نماز میں۔‘‘

فوائد: جب حالتِ نماز میں عورت کے لیے زبان سے بولنے کی بجائے تالی بجانے کا حکم ہے تو نماز کے علاوہ غیرمحرم کے ساتھ بے تکلفی سے باتیں کرنا کس طرح درست ہے؟

ایام مخصوصہ میں عورت کو نماز کی چھوٹ

۱۱ ((عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّي)) [ابوداؤد، کتاب الطهارة، ۳۰۴]

’’فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے، وہ پہچانا جاتا ہے پس جب وہ ہو تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرا (خون) ہو تو وضو کرو اور نماز پڑھو۔‘‘

فوائد: ایام حیض میں عورت کو نماز معاف ہے۔ بعد میں قضاء نہیں دی جائے گی اور نفاس کے خون میں بھی نماز معاف ہے۔ البتہ نفاس کا خون رکتے ہی نماز شروع کر دینی چاہیے۔ بعض اوقات خواتین چالیس دنوں کے مکمل ہونے کا انتظار کرتی ہیں اور پھر نماز شروع کرتی ہیں' یہ درست نہیں۔ کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ مدت ہے۔ اگر پہلے خون رک جائے' پاکیزگی حاصل ہو جائے تو فوراً نماز کا اہتمام کریں۔

تمام خواتین کو نمازِ عید کیلئے عید گاہ جانا چاہیے

۲۴ ((وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ، يَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى)) [اللؤلوء والمرجان:۵۱۱]

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جوان لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین میں ساتھ لے کر نکلیں تا کہ وہ بھی مسلمانوں کے امور خیر اور دعاؤں میں شریک ہوں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ (یعنی نماز میں شامل نہ ہوں' صرف دعا میں شرکت کریں)''

حائضہ عورت اپنے ہاتھ سے مسجد میں پڑی چیز اٹھا سکتی ہے

۲۵ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ))

[مسلم، الحیض، جواز غسل الحائض:۶۸۹]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد سے چٹائی پکڑاؤ۔ میں نے کہا میں تو حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔''

فوائد: بعض لوگ یہاں تک کہتے ہیں کہ حائضہ عورت قرآن کو بھی چھوسکتی ہے۔ یہ موقف درست نہیں۔ حائضہ عورت مسجد میں داخل ہو نہ قرآن کو ہاتھ

لگائے۔ ہاں! ضرورت کے پیش نظر ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز پکڑ سکتی ہے۔ جس طرح کہ دیگر احادیث اور اس حدیث کے حقیقی مفہوم سے واضح ہوتا ہے۔

نماز پڑھنے والی اور بے نماز عورت میں فرق

۲۶ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ))

[صحيح الجامع الصغير:۲۸۵۱]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی حفاظت کی وہ قیامت کے دن اُس کے لئے روشنی ،دلیل اور نجات ہوگی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اُس کیلئے روشنی ،برہان اور نجات نہ ہوگی اور وہ قیامت کے روز قارون ،فرعون، ھامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ (جہنم) میں ہوگا۔''

فوائد: اکثر عورتیں بچوں کا یا گھر کی صفائی کا بہانہ بنا کر نماز میں حد درجہ غفلت کرتی ہیں۔ یہ کوئی عذر نہیں کیونکہ نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں سوائے حیض و نفاس کے۔ حساب کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق سوال ہو گا۔ اس روز گھریلو مصروفیت کا بہانہ کسی کام نہیں آئے گا۔ اس لیے میری بہنوں کو چاہیے کہ اپنی آخرت کی فکر کرتے ہوئے نماز کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ ان کو دلی سکون میسر آئے گا۔ فی زمانہ ہم جس طرح کی پریشانیوں میں مبتلا

ہیں، اگر کسی خاتون کو دلی سکون مل جائے تو اسے اور کیا چاہیے؟

عورت کی نماز جنازہ اور اُس کا کفن

12 أَنَّ لَيْلٰى بِنْتَ قَانِفٍ قَالَتْ : ''كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الحِقَاءَ ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ، قَالَتْ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا۔

[ابو داؤد، الجنائز، باب في كفن المرأة]

''لیلیٰ بنت قانف نے کہا کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کی وفات کے بعد غسل دیا تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو پہلی چیز عطا فرمائی وہ ازار تھا، پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر لحاف، پھر اس کے بعد انہیں ایک کپڑے میں لپیٹا گیا۔ لیلیٰ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کفن لیے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ایک ایک کر کے یہ کپڑے ہمیں دیتے تھے۔''

فوائد: غسل میت کے دوران عورتوں کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائی جائیں گی اور انہیں پیچھے ڈال دیا جائے گا اور مرد امام ہی مسلمان خاتون کا جنازہ پڑھائے گا۔ عورتوں کو جنازے کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ کسی مسجد وغیرہ میں جنازہ ہو تو خاتون جنازے میں شرکت کر سکتی ہے۔

عورت اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے

۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اِسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَاغَسَّلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ نِسَائِهِ۔

[ابو داؤد، الجنائز، باب فی ستر المیت عند غسله:۳۱۴۱، ابن ماجه، الجنائز، باب ماجاء فی غسل امرأته وغسل المرأة زوجها:۱۴۶۴]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ اگر مجھے پہلے یہ بات یاد آ جاتی جو مجھے بعد میں یاد آئی ہے تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی بیویوں کے سوا کوئی غسل نہ دیتا۔''

فوائد: احادیث صحیحہ کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی میت اور بیوی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے۔ بلکہ موطا امام مالک، کتاب الجنائز: ۱۳۳ میں ہے کہ ﴿أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ غَسَّلَتْ أَبَا بَكْرٍ لصَّدِيْقَ حِيْنَ تُوُفِّيَ﴾ جس وقت ابوبکر صدیق فوت ہوئے تو (ان کی اہلیہ) اسماء بنتِ عمیس نے اُنہیں غسل دیا۔ اس جیسی دیگر احادیث کی موجودگی میں اس مسئلہ میں کوئی اشکال نہیں رہتا کہ بیوی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ لیکن نہ جانے بعض لوگ اس کو درست کیوں نہیں سمجھتے؟

عورت کی سوگ کی مدت

۲۹ ((﴿عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَايَحِلُّ لِإِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾))

[البخاری، کتاب الطلاق، باب والذین یتوفون:۵۳۴۵]

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کسی عورت کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے، جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے۔''

فوائد: ام المومنین ام حبیبہ کے بھائی فوت ہوئے تو چوتھے دن اپنی خادمہ کو بلا کر فرمانے لگیں کہ ذرا خوشبو تو لاؤ۔ وہ حیران سی ہوئی تو فرمایا کہ میرا دل بھائی کی وفات پر غمگین اور اداس ہے' خوشبو لگانے کو جی تو نہیں چاہتا لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے...... پھر یہی حدیث بیان فرمائی۔ نیز خاوند کے سوگ کی مدت میں عورت کو زیب و زینت سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ غسل کرنا یا اشد ضرورت کے پیش نظر گھر سے باہر نکلنا جائز ہے۔

میت پر بین ڈالنا جائز نہیں

۱۳ ((﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ﴾))

[بخاری، الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب:۱۲۹۴]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیے اور جاہلیت کے بول بولے۔''

فوائد: رونا پیٹنا، چیخنا چلانا، یہ دورِ جاہلیت کی بہت بری رسم تھی۔ ہر کسی کی موت پر آہ و بکا اور نوحہ و ماتم کی صفیں بچھ جاتیں، جی بھر کر رخساروں کو پیٹا جاتا اور بالوں کو نوچا جاتا مگر جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ علیہ السلام نے بڑی سختی سے ان حرکات سے منع کیا اور صبر کی تلقین فرمائی۔ اس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے نوحہ و ماتم کرنے والے سے سخت ناراضگی، نفرت اور بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ اس لیے بے صبری کا مظاہرہ قطعاً نہیں کرنا چاہیے۔

کثرت سے قبرستان جانے والی عورت پر لعنت

(۱۲) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ)) [الترمذی، الجنائز، ماجاء فی کراھیة زیارة القبور:۱۰۵۶]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت زیارۃ قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔“

فوائد: کبھی کبھار عورت قبرستان جاسکتی ہے اور اپنے عزیز کی قبر پر دعا کرنا اُس کیلئے درست ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عورت کا قبرستان جانا بالکل منع ہے' یہ موقف درست نہیں۔ نیز جو عورتیں درباروں مزاروں یا بزرگوں کی قبروں پر جا کر سجدے کرتی ہیں' نذر نیاز مانتی ہیں یا وہاں کی مٹی کو برکت والا سمجھتی ہیں' وہ شرک کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے

(۱۳) ((أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا، وَفِي يَدِ بِنْتِهَا

مَسْكَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: ﴿أَتُعْطِيْنَ زَكَاةَ هٰذَا؟﴾ قَالَتْ لَا قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ فَأَلْقَتْهُمَا)) [الترمذی، الزکاۃ، ماجاء فی زکاۃ الحلی: ٦٣٧]

''بے شک ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ہمراہ اس کی بیٹی بھی تھی۔ جس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے۔ آپ نے اس سے فرمایا: کیا تو اس کی زکوٰۃ دیتی ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ پسند ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس خاتون نے دونوں کنگن پھینک دیئے۔''

فوائد: سونے چاندی کے زیور کی زکوٰۃ میں کچھ اختلاف ہے۔ بعض علماء اس میں زکوٰۃ کی فرضیت کے قائل نہیں ہیں، جب کہ اکثریت زیور میں زکوٰۃ کی قائل ہے اور احتیاط کے لحاظ سے ہماری تحقیق کے مطابق یہی موقف زیادہ صحیح ہے۔ زیور کی زکوٰۃ دونوں طریقوں سے نکالی جا سکتی ہے، زیور میں سے چالیسواں حصہ سونا یا چاندی بطور زکوٰۃ نکال دی جائے یا چالیسویں حصے کی قیمت ادا کر دی جائے، دونوں طرح جائز ہے۔ تاہم کسی کے پاس اگر حد نصاب (7½ تولہ سونا یا 52½ تولہ چاندی) سے کم زیور ہے، تو اس پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔

لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں

۲۳ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يُعَقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ))

[الترمذی، الاضاحی، ماجاء فی العقیقة:۱۵۱۳]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کریں۔''

عورت کا ذبیحہ

((عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ .... أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَماً: بَسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بشَاةٍ مِنْ غَنَمِها مَوْتًا، فَكَسَرْ حَجَرًا فَذَبَحتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَأَهْلِهِ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَتِيَ النَّبِيَّ فَأَسألَهُ، أو حتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسَأَلُهُ، فَأَتَى ﷺ فَأسألهُ، أَوحَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسَالُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَو بَعَثَ إِلَيْهِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بأَكْلِهَا)) [صحیح بخاری، الذبائح والصید، ۵۵۰۱]

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ...... ایک لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرایا کرتی تھی، چراتے وقت ایک مرتبہ اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنے والی ہے چنانچہ اس نے پتھر توڑ کر اس سے بکری ذبح کردی تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں یا میں کسی کو بھیجوں جو آنحضرت ﷺ سے مسئلہ پوچھ آئے۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا اور آنحضرت ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔''

فوائد: اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عورت کا ذبیحہ درست ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوا کہ کسی بھی مسئلہ کی وضاحت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اب چونکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں لیکن آپ کے ارشادات تو ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر مسئلہ کے لیے قرآن و حدیث کی پیروی کرنا ہوگی نہ کہ بزرگوں کی آراء کو اپنے مسائل کا حل سمجھا جائے گا۔

حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے فرضی روزے میں رخصت

۳۵ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

[النسائی، الصیام:۲۲۷۹]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزے کو معاف کر دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے بھی روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔''

خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا حرام

۳۶ ((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ))

[بخاری، النکاح ۵۱۹۵]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا عورت کے لیے حلال نہیں۔''

فوائد: اسی طرح دینی پروگراموں میں شرکت کے لیے بھی خاوند کی رضامندی ضروری ہے۔ لیکن فرائض کی ادائیگی میں شوہر کی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں۔

طوافِ بیت اللہ کے علاوہ حائضہ تمام مناسک ادا کرے گی

۱۷ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَايَفْعَلُ الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَاتَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حتّى تَطْهُرِي)) [البخاری، الحیض:۳۰۵]

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا بلاشبہ یہ حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، حاجی کی طرح تمام مناسک ادا کرو، مگر جب تک پاک نہ ہو، بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔''

فوائد: یاد رہے! بغیر محرم کے عورت کا حج کے لیے نکلنا قطعاً درست نہیں، نیز عورت عمرے کے بعد یا رمی جمار اور قربانی کرنے کے بعد صرف اپنے سر کے کچھ بال کاٹے گی۔ عورت کے لیے سر منڈانا جائز نہیں۔

عورتوں کا جہاد حج ہے

۳۸ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ نعم جِهَادٌ لاقِتَالَ فِيْهِ هُوَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

[ابن ماجه، المناسك، باب الحج جهاد النساء:۲۹۰۱]

”عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ کہا ہاں، ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں، وہ حج اور عمرہ ہے۔“

رشتہ دین کی بنیاد پر کریں

۳۹ ((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ)) [الترمذی، صحیح الجامع الصغیر:۲۷۰]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی ایسا آدمی منگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد بپا ہو جائے گا۔“

فوائد: حد درجہ افسوس کی بات ہے کہ پانچ وقت کے نمازی اور دین کا دعویٰ کرنے والے بھی برادری کی بنیاد پر رشتہ داری قائم کرتے ہیں۔ دین کو ترجیح نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ رشتوں کے مسئلے میں اس وقت ہر گھر پریشان ہے۔ شادی بیاہ ہر انسان کی فطری ضرورت ہے۔ لیکن ہم نے اپنی معاشرتی روایات سے اسے

انتہائی مشکل بنا دیا ہے۔ خواتین اپنے بیٹے کے لیے چاند سی بہو لانے کی آرزو میں بلا وجہ لوگوں کی بیٹیوں کو مسترد کرتی ہیں۔ حسن و جمال ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ اصل چیز سیرت و کردار اور اعلیٰ اخلاق ہے۔ ایک سانولی قبول صورت لیکن صاحب کردار بہو آپ کو اور آپ کے بیٹے کو جو سکھ دے سکتی ہے وہ ایک بداخلاق حسن کی دیوی نہیں دے سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا دیندار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حق مہر مناسب ہونا چاہیے

۲۰ ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ))

[صحیح الجامع الصغیر: ۳۲۷۹]

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین حق مہر وہ ہے جس کا ادا کرنا نہایت آسان و سہل ہو۔''

فوائد: لڑکی والوں کا زیادہ حق مہر کا مطالبہ کرنا قطعاً درست نہیں۔ شوہر بخوشی جو دے دے وہی بہتر ہے۔ بعض لوگ بتیس روپے کو شرعی حق مہر سمجھتے ہیں۔ یہ بے بنیاد بات ہے۔ اسی طرح مجلس نکاح یا نکاح سے پہلے حق مہر کا تعین لازمی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج کو پانچ سو درہم حق مہر دیا۔ جبکہ ام حبیبہ کا حق مہر آپ کی طرف سے نجاشی نے چار ہزار درہم دیا تھا۔

عورت کی رضا مندی کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں

۲۱ ((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، قَالُوْا:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُتَ))

[اللؤلوء والمرجان: ۸۹۵]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت کا نکاح اس سے مشورہ لئے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اس سے اجازت لئے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ہے؟ فرمایا: ''اس کا خاموش رہنا۔''

فوائد: رشتہ کرتے ہوئے لڑکی کی رائے کو بالکل اہمیت نہ دینا، دینداری نہیں بلکہ سراسر بے وقوفی ہے اور اسی طرح ایک صحیح العقیدہ لڑکی کو بدعقیدہ شخص کے ساتھ بیاہ دینا صریحاً ظلم ہے۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے حسب حال رشتہ تلاش کریں۔ اس کے ذہنی رجحان کا خیال رکھتے ہوئے دین داری کی بنیاد پر شادی کریں۔ اس پر زبردستی نہ کریں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ والدین نامناسب جگہ اپنی بیٹی کو بیاہنا چاہتے ہیں۔ ایسے موقع پر بیٹی کی رائے انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔

کورٹ میرج حرام ہے

۲۲ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ))

[ابوداؤد، النكاح، باب فى الولى، والترمذى، النكاح، باب لانكاح الا بولى، و ابن ماجه، النكاح، باب لانكاح الا بولى ﷺ وَفِى رِوَايَةِ لَانِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس کسی خاتون نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: ولی کے بغیر نکاح نہیں۔“

فوائد: افسوس! ہماری مغرب زدہ اور اسلامی تعلیمات سے بے خبر عدالتوں نے بے شمار والدین کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ انہوں نے گھروں سے بھاگے ہوئے جوڑوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے شریعت کی حدوں کو پامال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ والدین اپنی اولاد کے لیے ہر طرح کی قربانیاں دیتے ہیں اور اولاد نوجوانی کی ناسمجھی کا شکار ہو جاتی ہے۔ آوارہ منش لڑکے معصوم بچیوں کو بہکا لیتے ہیں۔ رہی سہی سزا انہیں قانونی تحفظ کی شکل میں مل جاتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پال پوس کر جوان کرنے والے والدین کا اپنی اولاد پر کوئی حق نہیں رہتا؟

نیک بیوی کا حاصل ہونا

۴۳ ((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ امْرَأَةً صَالِحَةً فَقَدْ أَعَانَهُ عَلٰى شَطْرِ دِيْنِهِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الْبَاقِي))

[صحيح الترغيب:١٩١٦]

”انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے نیک بیوی عطا فرمادی، اُس کی آدھے دین میں مدد کردی۔ اب باقی آدھے دین میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔“

فوائد: اسلام کی حقانیت کے دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے عورت کو دائرہ انسانیت میں داخل کیا ہے جبکہ دیگر مذاہب میں عورت کو ایک حقیر اور

ذلیل مخلوق سمجھا جاتا ہے۔ میری وہ اسلامی بہنیں جن کی ازدواجی زندگی تلخ ہے' انہیں چاہیے کہ اپنا جائزہ لیں۔ضروری تو نہیں کہ خرابی کی جڑ ان کا شوہر ہو۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ان کی ناکام ازدواجی زندگی میں ان کا اپنا قصور زیادہ ہو۔ اگر ان کے شوہر کا رویہ نا مناسب اور غیر اخلاقی ہے تو پھر بھی وہ صبر سے کام لیں۔ اگر وہ ''امراۃ صالحہ'' کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں تو یہ ان کے لیے عظیم کامیابی ہوگی۔

عورت قیامت کے روز دوسرے خاوند کے ساتھ اٹھائی جائیگی

((خَطَب مُعَاوِيَةُ أُمَّ الدَرْدَاءِ فَأَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَهُ وَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَةُ لِآخِرِ اَزْوَاجِهَا)) [الالبانی فی الصحیحة]

''حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا کو منگنی کا پیغام بھیجا: تو انہوں نے اُن سے شادی سے انکار کردیا اور کہا میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت خاوندوں میں سے اپنے آخری خاوند کے ساتھ ہوگی۔''

فوائد: اہل عرب میں بیوہ یا مطلقہ کا شادی کرنا ایک معمول ہے لیکن ام درداء کی اپنے شوہر سے غیر معمولی انسیت اور الفت تھی کہ انہوں نے دوسری شادی کرنے کی بجائے آخرت میں ابودرداء کی رفاقت کو ترجیح دی۔ سبحان اللہ! محبت کا یہ کتنا ہی پاکیزہ اور لطیف جذبہ ہے۔ اسی جذبے کی بنیاد شوہر اور بیوی کا ایک دوسرے سے اچھا سلوک اور برتاؤ ہے۔

دودھ پینے سے حرام ہونے والے رشتے

۴۵ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنْ الرَّضَاعَةِ مَايحْرُم منَ الْوِلادَةِ))

[رواه البخاری]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔''

فوائد: مدتِ رضاعت دو سال ہے، اور صرف دو سال کے اندر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ جب بچہ کم از کم پانچ مرتبہ دودھ پی لے۔ ایک یا دو دفعہ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ ایسے بچے کے رضاعی والدین کی مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں اُس کے نکاح میں نہیں آ سکتیں۔ نیز رضاعت کے حوالہ سے یہ اصول ہمیشہ یاد رکھیں ''از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند واز جانب شیر خوار فقط زوجان وفروع'' (دودھ پلانے والے کی جہت سے دودھ پینے والے کے سب قریبی بن جاتے ہیں مگر دودھ پینے والے کی طرف سے صرف پینے والا اور اُس کا بیوی بچہ قریبی بنتے ہیں)

بھتیجی اور پھوپھی، بھانجی اور خالہ ایک نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں

۴۶ ((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا))

[بخاری ، الجنائز ، باب لاتُنْکَحُ المرأة علی غمتها:۵۱۰۹]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک نکاح میں اکٹھا نہ کیا جائے۔

فوائد:قرآن مجید میں کہیں بھی ان دو رشتوں کو اکٹھا کرنے سے منع نہیں کیا گیا، بلکہ یہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔لہٰذا جس طرح قرآنِ مجید حجت ہے اسی طرح حدیث شریف بھی مستقل حجت ہے۔قرآن مجید پر ایمان لانا لیکن احادیث صحیحہ کا انکار کرنا ضلالت و گمراہی ہے۔ نیز یہ کہنا کہ خبر واحد سے قرآن پر زیادتی نہیں ہو سکتی ، یہ نظریہ بھی باطل ہے کیونکہ یہ حدیث خبر واحد ہی ہے۔

عورت گھر کی نگران

۱۲ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُما اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اَلْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا))

[البخاری ، الجمعة:۸۹۳]

''ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: بلا شبہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ فرمارہے تھے عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔''

فوائد: دین میں عورت کو گھر کی چاردیواری کی ملکہ قرار دیا گیا ہے۔ اس ملکہ کے لیے لائق نہیں کہ وہ اپنے بادشاہ کی خیانت کرے۔ اسے چاہیے کہ گھر میں پیش آمدہ تمام مسائل سے اپنے خاوند کو آگاہ رکھے۔ بصورتِ دیگر خیانت ہے۔ ہاں بعض اضطراری حالتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خاوند کو آگاہ کرنا زیادہ بڑے فتنے کا باعث بن سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عورت از خود تدبر اور دانش مندی سے مسئلہ حل کرے۔

جنتی عورت کی نشانیاں

۲۸ ((عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ المرأۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا واَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ تْ)) [صحیح الترغیب:۱۹۳۱]

''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت اگر پانچ نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے، تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہتی ہے داخل ہو جائے۔''

بہترین اور بدترین عورتوں کی نشانیاں

۲۹ عَنْ اُذَیْنَةَ الصَّدَفِی رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((خَیْرُنِسَائِکُمُ الْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ، اَلْمُوَاتِیَةُ اَلْمُوَاسِیَةُ اِذَا اتَّقَیْنَ اللّٰهُ۔ وَشَرُّنِسَائِکُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَیِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ اِلَّامِثْلُ الْغُرَابِ الاَعْصَمِ))

[سلسلہ احادیث صحیحہ:۱۸۴۹]

''اذینہ صدفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری سب سے بہترین عورتیں، محبت کرنے والی، اولاد جننے والی، موافقت کرنے والی اور غم خواری کرنے والی ہیں۔ بشرطیکہ وہ اللہ سے ڈریں اور تمہاری بدترین عورتیں بن سنور کر گھومنے والی اور متکبر عورتیں ہیں، ایسی

عورتیں منافق ہیں۔ شاذ و نادر ان میں سے کوئی جنت میں جائے گی جیسے کووں میں ایسا کوا بڑی مشکل سے ملتا ہے جس کا ایک پر اور پنجے سفید ہوں۔"

فوائد: نیک اور بد عورت کے لیے یہ حدیث معیار ہے۔ ہر عورت اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھتے ہوئے باآسانی فیصلہ کر سکتی ہے کہ میرا شمار بہترین عورتوں میں ہے یا میں اپنے برے معاملات کی وجہ سے بدترین عورتوں کی صف میں شامل ہوں؟ اگر وہ انصاف سے سمجھتی ہے کہ اس کے اوصاف جنتی عورتوں والے نہیں تو اس کا یہ سمجھنا کافی نہیں۔ اسے چاہیے کہ اپنے شب و روز کے معمولات بدلے اور ان خوش نصیب عورتوں میں شامل ہو جائے کہ جنت جن کی منتظر ہے۔

جس عورت پر اُس کا خاوند راضی ہوگا وہ جنت میں جائیگی

۵۰ ((عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) [رَوَاهُ التِرْمَذِیُ، الرضا، ماجاء فی حق الزوج: ۱۱۶۱]

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اس حال میں مری کہ اُس سے اُس کا خاوند راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔"

فوائد: جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبردار ہوگی' اس کا خاوند اس سے خوش ہوگا دوسرے لفظوں میں خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری درحقیقت ایک عورت کے لیے جنت میں داخلے کی کنجی قرار دی جا سکتی ہے۔ اس حدیث مبارک سے خاوند کے

مقام کا پتہ چلتا ہے۔ خاوند کے اعلیٰ مرتبے کا مطلب یہ نہیں کہ بیویوں کو حقیر جانا جائے۔ ایسا کرنے والا اپنے اوپر ظلم کرتا ہے۔

نرمی سے پیش آنے والی عورت سب سے بہتر ہے

۵۱ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَآءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغْرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ))

[بخاری، نکاح، الی من ینکح: ۵۰۸۲]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں (عربی خواتین میں) سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ چھوٹے بچوں پر شفقت کرتی ہیں، شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔“

فوائد: بعض خواتین بچوں کی دیکھ بھال میں خاوند کی پرواہ چھوڑ دیتی ہیں۔ ان کا جواب یہ ہوتا ہے تمہاری خدمت کروں یا بچے سنبھالوں! دین دار شائستہ اور اعلیٰ اخلاق کی حامل خاتون کو دوسرے فرائض کے ساتھ ساتھ خاوند کی خدمت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیے۔

رحمت کی حقدار عورت

۵۲ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا، فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَآءَ))

[ابو داؤد، الوتر، الحث علی قیام الیل:۱۴۵۰]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھی، اُس نے نماز پڑھی اور اپنے خاوند کو بیدار کیا۔ پس اگر وہ نہ جاگا تو اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

فوائد: سبحان اللہ! ۲۱ ویں صدی میں ایسی عورتیں شاید چراغ لے کر ڈھونڈ ھنے سے بھی نہ ملیں۔ ذرا تصور کیجیے کہ ایک بے نماز یا کاہل نمازی کی بیوی تہجد یا فجر کے لیے اٹھی۔ اس کا شوہر نہ اٹھا تو اس نے اسے اٹھانے کے لیے چند قطرے پانی کے اس کے چہرے پر پھینکے۔ اگلا منظر یہ ہوگا کہ اس خاتون کا شوہر اپنی بیوی کے نسب نامے میں خامیاں تلاش کر رہا ہوگا۔ اچھا خاصا جھگڑا ہو جائے گا۔ لمحے بھر میں گھر میدان جنگ بن جائے گا۔ لیکن ایسی پاک باز خواتین ہوتی ہی کتنی ہیں! آٹے میں نمک کے برابر یا شاید اس سے بھی کم ......!

عورت کو اپنے شوہر کے کپڑے خوشی سے دھونے چاہئیں

۵۲ ((قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ))

[البخاری، وضو، باب إذا غسل الجنابة: ۲۲۱]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھوتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (انہیں پہن کر) نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے۔''

بدزبان عورت سے رسول اللہ ﷺ کی نفرت

(۵۴) ((عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَة رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَال فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ))

[ابو داؤد، الطهارة، باب فی الاستنثار:۱۴۰]

''لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میری بیوی کی زبان بیہودہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کو طلاق دے دے۔ میں نے کہا: میرے اُس سے بچے ہیں اور پرانا ساتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کو حکم دے۔ آپ کی مراد تھی کہ اُس کو نصیحت کرو۔ اگر اُس میں بھلائی ہوئی تو ضرور قبول کرے گی تم اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح ہرگز نہ مارو۔''

شوہر کی خدمت موجب جنت اور نافرمانی باعث جہنم

(۵۵) ((عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مُحْصِنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهَا أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَنْتِ لَهُ قَالَتْ مَا آلُوْهُ إِلَّا مَاعَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَانْظُرِي أَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ))

[صحيح الجامع الصغير: ۱۵۰۹]

''حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُن کی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو شوہر والی ہے......؟ اُس

نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: تیرا اُس کے ساتھ سلوک کیسا ہے......؟ اُس نے کہا: میں اُس کی خدمت میں ذرہ برابر کوتاہی نہیں کرتی۔ سوائے اس کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خیال رکھنا کہ تیرا اُس کے ساتھ کیسا سلوک ہے۔ کیونکہ وہ تیری جنت بھی ہے اور جہنم بھی''

نافرمان بیوی کو جنتی حور کی بددعا

۵۶ ((عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُؤْذِی امْرأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا الاقَالَتْ زوجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِالْعِيْنِ لاتُؤذيه قاتَلكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هو عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا))

[الترمذی، الطلاق واللعان، باب الوعید للمرأۃ:۱۱۷۴، سلسلۃ احادیث صحیحہ:۱۷۳]

''معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اُس کی جنتی حور کہتی ہے اللہ تجھے تباہ و برباد کرے، اس کو تکلیف نہ دے۔ وہ تھوڑے عرصے کیلئے تیرے پاس ہے۔ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔''

عورت اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے

۵۷ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاءَ ةً مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ رَأْسُهَا فَجَآءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا اَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِهَا فَقَالَ لَا اِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوَصِّلَاتُ)) [البخاری، النکاح لاتطیع المرأۃ:۵۲۰۵]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی

شادی کی۔اس کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور اس بات کا ذکر کیا اور پوچھا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسری عورت کے بال جوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بال جوڑنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔"

فوائد: شادی بیاہ کے موقع پر عموماً شریعت اسلامیہ کی کھل کر بڑے فخر سے مخالفت کی جاتی ہے اور بڑے بڑے دینی گھرانے بھی بے دینی کی رو میں بہہ جاتے ہیں بلکہ بعض پروفیشنل مولوی حضرات یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ عورت اپنے شوہر کے لیے ابرو کے بال اتار سکتی ہے جبکہ یہ بات غلط ہے۔ خاوند کی رضا کے لیے اللہ کے احکامات کی مخالفت حرام ہے۔

اگر شوہر حد درجہ کنجوس ہو، ضرورت کیلئے پیسے نہ دے تو؟

۵۸ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنّ هِنْداً بِنْتَ عُتبةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِي مايَكْفِيْنِي وَوَلَدى الَّاماأخَذْتُ مِنه وهُولايعلَمُ فقال خُذِى مايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بالمعروفِ))

[بخاری، النفقات، باب اذا لم ينفق الرجل : ۵۳۶۴]

"عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بیشک ہند بن عتبہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے، ضرورت کے مطابق مجھے اور میرے بچوں کو نہیں دیتا، مگر میں چوری چھپے لے لیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ضرورت اور بچوں کی ضرورت کے مطابق مناسب

طریقے سے لے لیا کرو۔"

فوائد: بعض اوقات خاوند کنجوس نہیں ہوتا لیکن اس کی بیوی اسراف پسند ہوتی ہے۔ اس لیے عورتوں کا اپنے شوہروں کے مال میں بلااجازت مداخلت کرنا درست نہیں۔ یہ رعایت صرف بخیل شوہر کی بیوی کو ہے۔ معاشرتی رسم و رواج یا دوسری عورتوں کے ساتھ مقابلہ بازی کی نیت سے شوہر کی لاعلمی میں اس کا مال خرچ کرنا درست نہیں بلکہ ایسا کام تو شوہر کی رضا مندی کے باوجود بھی صحیح نہیں۔

خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا

۵۹ ((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهِ، لَهَا مَانَوَتْ حَسَنًا، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ))

[ترمذی شریف، الزکاۃ:۶۷۲]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ عطیہ دے اور عطیہ میں اسراف کرنے والی نہ ہو' اس کے لیے شوہر کی مثل اجر ہے اور عورت کے لیے وہ ہے جو اس نے اچھی نیت کی اور خازن کو بھی اسی جیسا اجر ہے۔"

فوائد: جن گھروں میں مرد حضرات کی عادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اُن کی خواتین اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کریں تو وہ اس پر ناراض نہیں ہوتے، اس لیے اگر تھوڑا بہت صدقہ شوہر کی اجازت کے بغیر بھی کیا جائے تو ان شاء اللہ سب اجر میں شریک ہوں گے، لیکن بہرکیف عورت کو شوہر کی اجازت لے لینی چاہیے، اسی میں

زیادہ بہتری ہے۔

ناشکری کرنے والی عورت کا انجام

۶۵ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى امْرَءَةٍ لَاتَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَاتَسْتَغْنِيْ عَنْهُ))

[السنن الکبریٰ للنسائی:۱/ ۸۴، سلسلہ احادیث صحیحہ:۲۸۹]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھیں گے جو اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہے حالانکہ وہ اس سے بے نیاز بھی نہیں رہ سکتی۔''

فوائد: شکر والی زندگی میں برکت ہے۔ تھوڑا کھا کر زیادہ شکر کرنا نیک خواتین کا شیوہ ہے، وگرنہ کم ظرف عورتیں سب کچھ لے کر بھی زبان سے ناشکری والے کلمات کہتی ہیں۔

عورت کو خلع کا حق حاصل ہے!

۶۶ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَاأَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَادِيْنٍ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ

وَطَلِّقها تَطْلِيقَةً))

[البخاري، الطلاق، باب الخلع وكيف الطلاق فيه:۵۲۷۳]

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک ثابت بن قیس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا اے اللہ کے رسول مجھے اس کے دین اور اخلاق پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں (یعنی مسلمان ہوتے ہوئے گناہ کروں یہ مجھے پسند نہیں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ واپس لوٹاتی ہے؟ اُس نے کہا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے شوہر سے کہا باغ لے لے، اور اُسے طلاق دے دے۔''

فوائد: بیوی کسی بھی اہم مجبوری کے پیش نظر اپنے شوہر سے بیزار ہو اور وہ مال کے عوض طلاق حاصل کرے تو اُسے خلع کہتے ہیں، یعنی خلع میں عورت حق مہر واپس کر دیتی ہے۔ نیز خلع کی عدت ایک حیض ہے۔ جبکہ مطلقہ کی عدت تین طہر ہے اور جس کا خاوند فوت ہو گیا اُس کی عدت چار مہینے دس دن ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔

ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی ہوتی ہیں

۶۲ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقَ أَبُوْ رُكَانَةَ أُمَّ رُكَانَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿رَاجِعِ امْرَأَتَكَ﴾ فَقَالَ إِنِّيْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ: ﴿قَدْ عَلِمْتُ، رَاجِعْهَا﴾)) [ابوداؤد، الطلاق، باب نسخ المراجعة بعد الطليقات:۱۶۹۶]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابورکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ''ام رکانہ سے رجوع کرلو۔'' ابورکانہ بولے میں نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہے، تم اس سے رجوع کرلو۔''

فوائد: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر کوئی شوہر ایک مجلس میں اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دے تو وہ صرف ایک شمار ہوگی یعنی طلاقِ رجعی ہوگی طلاقِ بائنہ نہیں ہوگی۔ صحیح مسلم میں ابن عباس کی روایت اس مسئلہ میں حددرجہ واضح اور فیصل ہے۔ لہٰذا جو طریقہ زمانۂ نبوی میں تھا' اُسی طریقہ پر آج بھی عمل کرنا چاہیے اور حلالہ کی لعنت سے اپنا دامن داغ دار نہیں کرنا چاہیے۔

مذکورہ بالا حدیث پر بعض لوگ اضطراب کی وجہ سے ضعف کا حکم لگاتے ہیں جبکہ یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ (تخریج:بلوغ المرام، للشیخ الالبانی والبسام رحمهما الله حدیث نمبر ۱۰۰۹، صفحه ۳۶۰، طبعة دارالحدیث ، ملتان)

غیرت مند مسلمان خواتین کو چاہیے کہ ان کی ازدواجی زندگی اس تلخ موڑ پر پہنچ جائے تو وہ سختی کے ساتھ حلالے جیسے قبیح فعل کا انکار کریں۔ کیونکہ طلاق شوہر دیتا ہے، سزا بیوی کو کیوں ہے؟ ایک رقاصہ نے کیا خوب کہا تھا: ''حلال ہوجاؤں گی حلالہ نہیں کراؤں گی۔'' مشاہیر امت اور پاک و ہند کے متعدد علمائے احناف کا بھی یہی موقف ہے۔ یاد رہے! جس عورت کو تین طلاقیں ہوچکی ہیں اُس کا نان و نفقہ اور رہائش خاوند کے ذمہ نہیں البتہ حاملہ ہونے کی صورت میں نان ونفقہ وضع

حمل تک دینا ہوگا۔

بغیر سخت مجبوری کے خاوند سے طلاق مانگنے والی

۶۳ ((عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ))

[صحیح الجامع الصغیر ، ۲۷۰۶، ابوداؤد، الطلاق، باب فی الخلع:۲۲۲۶]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی اہم وجہ کے اپنے خاوند سے طلاق کا سوال کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

فوائد: معاشرتی زندگی کی اساس شادی ہے۔ اس لیے اسلام نے اس اہم ترین مسئلے کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ یہ نہیں کہ لوگوں کو شتر بے مہار چھوڑ دیا ہو' وہ جو مرضی کرتے رہیں۔ عورت کو اگر ظالم شوہر سے نجات کے لیے خلع کا حق عطا کیا ہے تو ساتھ ہی بات بات پر شوہر سے ناراض ہو کر طلاق کا مطالبہ کرنے پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔ اگر یہ ضابطے نہ ہوتے تو ہماری معاشرتی زندگی کا ڈھانچہ برباد ہو جاتا۔ جیسا کہ اہل مغرب کا ہوا ہے۔

امتِ محمدیہ کا سب سے بڑا فتنہ

۶۴ ((عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿مَاتَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ﴾))

[بخاری، النکاح، مایتقی من شوم المرأة:۵۰۹۶]

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔''

فوائد: اس فتنے کی حشر سامانی کا مردوں کو صدیوں سے سامنا ہے اور موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے سبب یہ فتنہ عروج پر ہے۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ اس فتنے کی سرپرستی اور اسے فروغ دینے میں مردوں کا کردار ہی نمایاں ہے۔ اگر مرد اپنے اپنے دائرے میں غیرت مند بن جائیں تو عورت کی کیا مجال کہ وہ ان کے لیے فتنہ بن سکے۔ اس کا روپ صرف فتنے والا ہی تو نہیں۔ وہ ماں' بہن' بیٹی اور بیوی بھی ہے۔ ماں کی صورت میں شفیق ترین ہستی ہے' بہن کے روپ میں ایثار کا مجسمہ ہے، بیٹی کی شکل میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بیوی کی صورت میں اپنا سب کچھ اپنے شوہر پر نچھاور کرنے والی ہے۔ انسانی فطرت میں ودیعت محبت اور پیار کے جذبات کی مجسم تصویر ہے۔ وہ کیسے فتنہ ہو سکتی ہے؟ یہ غور طلب بات ہے۔

جب دلوں سے خوف خدا نکل جائے گا' جب مرد عورتوں کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کے پورا کرنے میں ناکام رہیں گے تو پھر عورت فتنہ ہو گی اور اس فتنے کے اثرات سے بچا نہ جا سکے گا۔...... الامان والحفیظ

عورت کی حکمرانی میں ناکامی ہے!

۲۵ ((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِم بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً))

[البخاری، المغازی، کتاب النبی الی کسریٰ:۴۴۲۵]

''ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا: ایسی قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جو اپنا معاملہ عورت کے سپرد کردے۔''

فوائد: حکمرانی صرف اور صرف مردوں کا حق ہے، مرد ہی نگران مقرر کیے گئے ہیں، اس لیے ہمارے جاہل دانش ور جو مرضی تاویلیں کرتے پھریں' فرمان رسول ﷺ برحق ہے۔ عورت کی حکمرانی صرف اور صرف ناکامی کا راستہ ہے۔ سورج مغرب سے طلوع ہوسکتا ہے' عورت کی حکومت کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد عالی ہے۔

عورتیں جہنم میں زیادہ جائیں گی

۶۲ ((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِطَّلَعْتُ فِی الجنَّۃِ فرأیتُ اکثرَھا الفُقَراءَ واطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ))

[بخاری، الرقاق، فضل الفقر:۶۴۴۹]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں زیادہ فقراء کو پایا اور جہنم کو دیکھا تو اس میں زیادہ عورتوں کو پایا۔

فوائد: یہ حدیث پڑھ کر اگر کسی خاتون کے دل میں کوئی تنگی پیدا ہوتی ہے تو اسے اپنے ایمان اور اسلام کی خیر منانی چاہیے اور اگر کوئی خاتون اس حدیث

شریف کے مطالعے کے بعد اپنی اصلاح کرتی ہے تو وہ خوش نصیب ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے برحق ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ خلق مجسم' رحمۃ للعلمین تھے۔ امت کی خواتین کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے۔ وہ خواتین سے محبت کرنے والے تھے' نفرت کرنے والے نہ تھے۔ ان کا اسوہ اس بات کی دلیل ہے۔ اس لیے خواتین کا یہ فرض ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں اپنے شب و روز کی سمت متعین کریں تاکہ انہیں جنت میں صدیقین اور صالحین کی رفاقت میسر آسکے۔

بعض عورتوں پر سرکارِ مدینہ ﷺ کی لعنت

۲۷ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)) ﴿وَفِي رِوَايَةٍ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَرِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ [بخاری، اللباس، وصل الشعر: ۵۹۳۹' ۵۹۳۷]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں جو اللہ کی طرف سے کی گئی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں' ان سب پر لعنت ہے۔''

فوائد: بے دین تو بے دین رہے' اب یہ بیماری دین دار گھرانوں کی عورتوں

میں بھی آ چکی ہے۔ ان کی خواتین بھی فیشن زدہ عورتوں اور مغربی کلچر کی نقالی میں شریعت کی حدود سے تجاوز کر جاتی ہیں خصوصاً شادی بیاہ یا خوشی کے دیگر مواقع پر وہ فرامین نبوی کو فراموش کر دیتی ہیں۔ خوبصورت نظر آنا یا حسن و جمال کی آرائش یہ عورت کا حق ہے۔ لیکن اس کے لیے اسلام کے متعین کردہ ضوابط کو پامال کرنا حد درجہ بے وقوفی ہے۔ ایک مسلمان خاتون کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اطاعت رسول سے خالی نہیں ہونا چاہیے کجا یہ کہ وہ ایسا کام کرے جس کے سبب اس پر رسول اللہ ﷺ لعنت فرمائیں۔ کیا اس سے زیادہ بدنصیب بھی کوئی خاتون ہو سکتی ہے؟

دنیا کی چمک دمک میں الجھنے والی خواتین غور کریں

٦٨ ((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ، فَقَالَ ﴿أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هذا لَهُ بِدرهم؟﴾ فَقَالُوْا: مَانحبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيءٍ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ للدُّنيا أهونُ عَلى اللّٰهِ مِنْ هذا عَلَيْكُمْ))

[مسلم، الزهد، الدنيا سجن المومن: ٧٤١٨، هداية الرواة: ٥٠٨٥]

”جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ بھیڑ کے ایسے مردہ بچے کے پاس سے گزرے، جس کے کان جھڑ گئے تھے اور فرمایا: کون اس کو ایک درہم کا لینا پسند کرے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم کسی چیز کے بدلے اُسے لینا پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے۔“

فوائد: افسوس ہے ایسی عورتوں پر جو اس قدر حقیر اور بے وقعت دنیا کے لیے

اپنے دین کا سودا کرتی ہیں اور دنیا کی جھوٹی شہرت و محبت کیلئے سرکارِ مدینہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا مذاق اڑاتی ہیں۔

پردے کی حد درجہ تاکید

۶۹ ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، وذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﴿احْتَجِبَا مِنْهُ﴾ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَايُبْصِرُنَا، وَلَايَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﴿أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟﴾))

[ابوداؤد، اللباس، ۴۱۱۲، ترمذی:۲۷۷۸]

''ام سلمہ ؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی اور آپ کے پاس حضرتِ میمونہ بھی تھی، ابن ام مکتوم آئے اور یہ پردے کے حکم کے بعد کی بات ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اُن سے پردہ کرو، ہم نے کہا اللہ کے رسول ﷺ کیا وہ اندھا نہیں......؟ نہ وہ ہم کو دیکھتا ہے اور نہ وہ ہم کو پہچانتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں اندھی ہو، تم دونوں نہیں دیکھتی؟''

فوائد : اس حدیث کے پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی عورت بے پردگی پر اصرار کرے تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ جان بوجھ کر خواہش نفس کی پیروی میں جس نے فرمان نبوی کی مخالفت کی' اس کے لیے قرآن کریم میں دردناک عذاب کی وعید ہے البتہ بوڑھی خواتین کے لیے کچھ رعایت ہے لیکن وہ بھی باپردہ رہیں تو یہ زیادہ

فضیلت اور پاکیزگی کی بات ہے۔ نیز یاد رہے برقعہ اپنا جسم اور زینت چھپانے کیلئے پہنا جاتا ہے اسی لئے برقعے کا کپڑا سادہ اور موٹا ہونا چاہیے۔ اپنے برقعوں پر نقش و نگار اور پھول پتیاں بنانے سے حتی الامکان گریز کیجیے تاکہ آپ لوگوں کی نگاہوں کا مرکز نہ بن سکیں۔

غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ﴿لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ﴾))

[بخاری، النکاح:۵۲۳۳]

''ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی محرم کے سوا کسی دوسری عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے۔''

فوائد : دین اسلام نے ایک پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لیے جو اصول و ضوابط متعین کیے ہیں، یہ فرمان نبوی بھی ان میں سے ایک ہے۔ انسانی دل وساوس کی آماجگاہ ہوتا ہے اور شیطان ہمہ وقت اسے ہدف بنائے ہوتا ہے۔ اس لیے غیر مرد کے ساتھ اگر کوئی خاتون تنہائی میں ہو تو دونوں پر شیطان کو وار کرنے میں نہایت سہولت ہوتی ہے، وہ ایسے مواقع کی تلاش میں ہوتا ہے۔ اسے شرمندہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مسلمان خواتین غیر مردوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے سے گریز کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی شرمندگی کسی کے دل کا درد بن جائے اور زندگی کے آخری لمحات تک اسے تڑپاتا رہے۔

عورتوں کی خوشبو کیسی ہو؟

((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ))

[الترمذی، الادب، ماجاء فی طیب الرجال والنساء:۲۷۸۷، صحیح الجامع الصغیر:۷۰۳۷]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو غالب ہو، لیکن رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو کم ہو۔''

فوائد: جیسے پرفیوم یا عطر کہ جن کا رنگ تو نہیں ہوتا لیکن ان کی خوشبو ہوتی ہے خواتین کی خوشبو میں مہندی اور میک اپ کے لیے مختلف اشیاء شامل ہیں کہ جن کا رنگ نمایاں ہوتا ہے اور ان کی خوشبو بہت کم ہوتی ہے یا سرے بالکل نہیں ہوتی۔

باریک، تنگ یا نیم عریاں لباس پہننے والی عورتیں جہنمی ہیں

((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَايَجِدْنَ رِيْحَهَا وَرِيْحُهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا﴾)) [مسلم، الادب، باب النساء الکاسیات : ۵۵۸۲]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ایسی قوم جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے، اُن کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور برہنہ لباس پہننے والی عورتیں ہوں گی، لوگوں کو مائل کرنے والی اور مٹک مٹک کر چلنے والی، اُن کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اُس کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ اُس کی خوشبو اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت پر لعنت

۴۲ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُما قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بالرِّجَالِ)) [رواه البخاري]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔''

فوائد: دین اسلام غیرت، عزت اور شرم و حیاء کے معاملہ میں حد درجہ حساس ہے، وہ یہ قطعاً پسند نہیں کرتا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والی پاک دامن خاتون باریک لباس پہن کر اپنے جسم کی نمائش کرتی پھرے۔ یاد رہے! اسلامی احکامات کو پسِ پشت ڈال کر بازاروں میں منڈلانے والی مسلمان خواتین کو اس برے انجام پر گہری نظر رکھنی چاہیے۔

بناؤ سنگار کر کے نکلنے والی عورت بدکار ہے!

۴۴ ((عَنْ أَبِي مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ))

[النسائی، الزينة، ۵۱۲۹، صحیح الجامع الصغیر:۲۷۰۱]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگا کر نکلی اور لوگوں کے پاس سے گزری تاکہ وہ اس کی خوشبو پائیں تو وہ بدکار ہے اور ہر آنکھ (اُسے دیکھنے والی) بھی بدکار ہے۔

فوائد: اب تو شائد ہی کوئی ایسی گلی اور بازار ہو جہاں مسلمانوں کی بیٹیاں بن سنور کر ننگے منہ مٹک مٹک کر نہ چل رہی ہوں۔ آج اگر مسلمان بیٹی معاشرے میں محفوظ نہیں تو وہ سوچے کہ معاشرتی بگاڑ میں اس کا اپنا کیا حصہ ہے شاید اس کے قد و قامت سے بھی زیادہ۔ اللہ تعالیٰ بے غیرتی کی زندگی سے غیرت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

عورت کا اکیلے سفر کرنا حرام ہے

۴۵ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ))

[بخاری، باب حج النساء:۱۸۶۲]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بلاشبہ اُنہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

فوائد: اس موضوع کی دیگر احادیث کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت کیلئے تنہا سفر کرنا مطلقاً سفر کرنا حرام ہے اگر چہ وہ دین کی تبلیغ کیلئے کیوں نہ ہو۔ جو خواتین محرم کے بغیر دوسرے شہروں کا سفر کرتی ہیں، بلاشبہ وہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتی ہیں۔ البتہ عمر رسیدہ خاتون بوقتِ ضرورت سفر کر سکتی ہے۔

لمبے ناخن رکھنا ناجائز ہے

۴۶ ((قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وُقِّتَ لَنَا فِیْ تَقْلِیْمِ الْأَظْفَارِ أَنْ لَا نَتْرُكَ مِنْ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً))

[مسلم، الطهارة، خصال الفطرة، ابوداؤد: ۴۲۰۰، ترمذی، ۲۷۵۹، ابن ماجه: ۲۹۵]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے ناخن کاٹنے کا وقت مقرر کیا گیا یہ کہ ہم اُن کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

فوائد: سبحان اللہ! میرے ماں باپ نبی کریم ﷺ پر قربان ہوں' خیر کی وہ کون سی بات ہے جو انہوں نے ہمیں نہیں بتائی اور وہ کون سا گناہ ہے کہ جس سے انہوں نے ہمیں خبردار نہیں فرمایا۔ پھر بھی ہم اپنی مرضی کریں تو کتنی بری بات ہے۔ عورتوں میں آج لمبے ناخن رکھنے کا فیشن بھی اپنے عروج پر ہے جبکہ ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور اسلام کی بیٹی کے لئے قطعاً زیبا نہیں۔ کیا کوئی مسلمان خاتون اپنے دل میں ایسا جذبہ رکھتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان پڑھ کر اسی وقت اپنے ڈریسنگ ٹیبل کی دراز میں رکھے نیل کٹر سے اپنے بڑھے ہوئے ناخن کاٹ ڈالے؟ نیز نیل پالش کا استعمال ناجائز ہے اور یہ اس وجہ سے بھی ممنوع

ہے کہ اس میں ناپاک کیمیکل استعمال ہوتے ہیں اور وضو کا پانی بھی ناخنوں تک نہیں پہنچتا۔ یاد رہے! جسم کے فالتو بال بھی چالیس دنوں کے اندر صاف کر لینے چاہئیں۔

گھر کے اندر تصویر لٹکانا جائز نہیں!

47 ((عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ''لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ''))

[بخاری ، بدء الخلق: ٣٢٢٥]

''حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو۔''

فوائد: تصویر لٹکی ہو تو رحمت کا فرشتہ نہیں آتا ،اگر ٹی وی پر عورت ناچ گانا کر رہی ہو یا حاضرین کا جی بہلا رہی ہو تو وہاں رحمت کے فرشتے کیسے آ سکتے ہیں۔ گھروں میں شوکیس میں تصویر سجانا یا دیوار پر لٹکانا ایک عمومی رواج ہے۔ اکثر لوگوں کو معلوم بھی ہے کہ یہ گناہ کا کام ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی خواہشات میں مست ہو کر اسلامی حدود کی مخالفت کرتے ہیں۔

بجنے والا زیور اور آواز والی پازیب پہننا منع ہے

48 ((عَنْ بُنَانَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَاتُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوْا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ: ((لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ))۔

[ابو داؤد، الخاتم، ماجاء فی الجلاجل:۴۲۳۱]

''بنانہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ وہ اُن کے پاس تھیں' اُن کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے پازیب گھنگھرو پہنے ہوئے تھے جو آواز پیدا کرتے تھے۔عائشہ نے فرمایا: پہلے اس کے گھنگھرو کاٹو پھر میرے پاس لاؤ۔اور یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس گھر میں گھنگھرو وغیرہ ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

فوائد: حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عورت کو ایسا زیور قطعاً نہیں پہننا چاہیے کہ جس کے بجنے سے آواز پیدا ہو۔اس قسم کی چیزوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ نیز اگر کوئی مسلمان خاتون کسی دوسری عورت کو کوئی ایسا کام کرتا دیکھے جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے خلاف ہو تو اُسے فوراً روک دینا چاہیے۔ جس طرح کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سختی کے ساتھ اس لڑکی کو داخل ہونے سے منع فرمادیا۔ افسوس کہ اسلامی تعلیمات کی صریح مخالفت ہونے کے باوجود ہماری غیرت جوش میں نہیں آتی۔

مسجد کی صفائی کرنے والی عورت کی عزت وعظمت

۴۹ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَتْ فَسَأَلَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَافَقَالُوْا مَاتَتْ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِی بِهَا دُلُّوْنِیْ عَلٰی

قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا))

[البخاری، الصلاۃ، کنس المسجد:۴۵۸]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک ایک کالے رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ وہ مرگئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق دریافت کیا۔ صحابہ نے کہا وہ مرگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُس کے متعلق مجھے بتایا کیوں نہیں؟ مجھے اُس کی قبر پر لے چلو، پس آپ اُس کی قبر پر آئے اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔''

فوائد: اس حدیث سے جہاں معلوم ہوا کہ مسجد کی خدمت میں عظمت ہے۔ وہاں اس عقیدے کی بھی تردید ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کی قبر میں تشریف نہیں لے جاتے۔ جس طرح کہ بدعتی حضرات کا عقیدہ ہے۔ اگر آپ ہر مسلمان کی قبر میں پیش کیے جاتے ہوتے تو پھر اس عورت کی قبر میں پیش کیوں نہ کیے گئے؟

بیٹیوں سے نفرت مت کریں

۸۰ ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الغَالِيَاتُ))

[ذکرہ شیخ الاسلام الالبانی فی الصحیحۃ: ۳۲۰۶]

''عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو، وہ پیار کرنے والی، لاڈلیاں ہوتی ہیں۔''

فوائد: بیٹیوں کو پرایا دھن قرار دینے والوں کے لیے یہ سوچنے کا مقام ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بطور بیٹی عورت کی فطرت میں اللہ رب العزت نے عجیب ہی

جذبات پیدا کیے ہیں۔ بیٹیاں اپنے والدین کی خیر خواہی میں بیٹوں سے بھی بڑھ کر ہوتی ہیں۔ بیٹے تو اپنے بیوی بچوں میں مشغول ہو جاتے ہیں لیکن بیٹیوں کے دل اپنے شوہر کے گھر میں ہونے کے باوجود والدین کے ہاں اٹکے ہوتے ہیں۔

دو بچیوں کی تربیت کرنے کی فضیلت

۸۱ ((عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ))

[مسلم، البر والصلة، فضل الاحسان:٦٦٩٥]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں، قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔ اس موقع پر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔''

فوائد: یعنی اپنے قرب کی طرف اشارہ کیا کہ ایسا شخص میرے حد درجہ قریب ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ان کے ہاں تشریف لاتیں' تو آپ آگے بڑھ کر ان کا استقبال فرماتے۔ انہیں اپنی چادر پر بٹھاتے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے دین میں بیٹیوں کی کیسی قدر ومنزلت ہے اور عورتوں کے حقوق کا اصل محافظ اسلام ہے نہ کہ مغرب۔

والدین میں سے نیکی کا زیادہ حقدار کون؟

۸۲ ((عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ، قُلْتُ: یَارَسُوْلَ

اللّٰہِ ﷺ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ ﴿أُمَّكَ﴾ قُلْتُ: مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: ﴿أُمَّكَ﴾ قُلْتُ: من أبَرُّ؟ قَال: ﴿أمَّك﴾ قُلْتُ مَنْ أبَرُّ؟ قَالَ: ﴿أبَاكَ، ثُمَّ الأقْرَبَ، فَالأقْرَبَ﴾))

[الترمذی، البر والصلة، ماجاء فی بر الوالدین:۱۸۹۷]

''حضرتِ بہز کے والد حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں' میں نے کہا اے اللہ کے رسول زیادہ نیکی کا مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ کہتے ہیں' میں نے پھر کہا: پھر سب سے زیادہ نیکی کا مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ میں نے پھر کہا: اُس کے بعد نیکی کا زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ میں نے کہا: پھر نیکی کا زیادہ مستحق کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر درجہ بدرجہ قریبی۔''

فوائد: ماں کے درجات اور بلند مقام کے لیے یہ حدیث کافی ہے۔ والدہ کے ساتھ نیکی کی اتنی زیادہ نصیحت کی حکمت شاید یہ ہو کہ وہ نو ماہ تک حمل کی اذیت برداشت کرتی ہیں۔ پھر وہ اپنا آرام وسکون اپنی اولاد کے لیے قربان کر دیتی ہیں۔ اپنی ہر ضرورت پر اپنی اولاد کو ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن یہی اولاد جب بڑی ہوتی ہے تو اپنے آپ کو عقل کل سمجھنے لگتی ہے اور اپنے بوڑھے ماں باپ کو out of date یا اگلے وقتوں کے لوگ شمار کرتی ہے۔ اس وقت انہیں اس اذیت کا احساس نہیں ہوتا جو وہ نافرمانی کر کے اپنے والدین کو پہنچاتے ہیں۔ لیکن آنے والے کل جب وہ خود ماں باپ بنیں گے اور ان کی اولاد ان کا کہا نہ مانے گی تو پھر انہیں اس ذہنی اذیت کا احساس ہو گا جس میں انہوں نے اپنے والدین کو مبتلا کیا تھا۔ اس وقت سوائے پچھتاوے کے وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔

بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی مدد کرنے کا ثواب

۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ﴿السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسَاكِيْنَ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ﴾))

[بخاری ، الادب ، باب الساعی ، علی الارملۃ:۶۰۰۶]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کی طرح ہے۔''

فوائد: مبارک ہیں وہ قدم جو دنیاوی مفادات سے قطع نظر محض خوشنودیٔ الٰہی کے لیے کسی بے سہارا کی خدمت و نصرت کے لیے اُٹھتے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں بھی اُنہی خوش نصیبوں کو ملتی ہیں، جو کسی کا دکھ دیکھ کر تڑپتے ہیں اور ایسے افراد کی خدمت کے لیے اپنا ظرف وسیع رکھتے ہیں۔

جانور پر ظلم کرنے والی عورت کا انجام

۸۴ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ، حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوْعًا، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ﴾))

[بخاری ، المساقاۃ ، فضل سقی الماء: ۲۳۶۵]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، اُس نے اُس کو باندھے رکھا، یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی، پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی۔"

فوائد: ہر خاتون یہی چاہتی ہے کہ اُس کی بیٹی آسانی وفراوانی اورعزت سے اپنے شوہر کے گھر رہے، اگر آپ اپنی بیٹی کے متعلق ایسے جذبات رکھتی ہیں تو یقیناً آپ کی بہو بھی کسی کی بیٹی ہے......؟؟ نیز جب بلی پر ظلم کرنے کی وجہ سے عورت جہنم میں چلی گئی تو آج اگر ساس بہو پر یا بہو ساس پر ظلم کرے تو ایسی عورت کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیے۔

صلہ رحمی کیا ہے؟

۸۵ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قَطَعْتَ رَحِمَهُ وَصَلَهَا))

[البخاری، الادب، لیس الواصل بالمکافی:۵۹۹۱]

"ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدلہ چکانے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب تو اس کے رحم کو کاٹے تو وہ اُسے جوڑے۔"

فوائد : اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے شخص کی ناانصافی اور زیادتی کے باوجود بھی حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے۔ یہ بلند مقام کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ وگرنہ اینٹ کا جواب پتھر اور گالی کا جواب اس سے بڑی گالی یا گولی سے دینا آج کے مسلمان کی پہچان ہے۔ اکثر مسلمان خواتین اپنے دل سے کھوٹ نہیں جانے دیتیں جو صلہ رحمی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔

حسبِ استطاعت مہمان نوازی کرنا فرض ہے

۸۶ ((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَايُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ))

[البخاری، الادب، ۶۰۱۸]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

فوائد: مہمان کی خدمت سعادت اور باعثِ رحمت ہے۔ حسبِ استطاعت مہمان کی عزت و خدمت کرنا کمال ایمان کی نشانی ہے۔ خندہ پیشانی، فراخ دلی اور خوش دلی سے مہمان کی خدمت کرنے سے برکت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مال و جان اور اولاد میں اضافہ فرماتے ہیں۔ اور آنے والا جملہ سو فیصد حقیقت کہ مہمان اللہ کی رحمت ہوتا ہے...... مگر جب مہمان نوازی ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر خوشنودی الٰہی کے لیے کی جائے۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو!

۸۷ ((عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)) [بخاری، الادب، ٦٠١٧]

''ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن، اپنی پڑوسن کو دیتے ہوئے اپنے عطیے کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی ہو، (یعنی نہایت معمولی سے ہدیے پر بھی خفگی کا اظہار نہ کرے)''

فوائد: مطلب یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق معمولی سے معمولی چیز دینے میں بھی ہچکچاہٹ یا حیاء محسوس نہیں کرنی چاہیے بلکہ جو میسر ہو وہ دے دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بسا اوقات ذرہ برابر دی ہوئی چیز کا اجر پہاڑ سے بھی زیادہ عطا کر دیتے ہیں۔ بعض عورتیں معمولی چیز دوسروں کے گھروں میں بھیجتے ہوئے شرماتی ہیں، جبکہ یہ صحیح نہیں۔ عین ممکن ہے جسے آپ معمولی خیال کر رہی ہیں' وہ کسی اور کے لیے نہایت اہم ہو۔

عورتوں میں دین سیکھنے کی تڑپ

۸۸ ((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ اَيُّمَا امْرَءَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كُنَّ لِهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَءَةٌ وَاثْنَانِ))

[البخاری، الجنائز، فضل من مات له ولد:١٢٤٩]

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں کی جماعت نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ کوئی دن ہمارے وعظ کے لئے مقرر

فرمائیے۔ چنانچہ آپ نے تقریر فرمائی اور فرمایا: جس کی اولاد میں سے تین کا انتقال ہو جائے تو وہ (مرنے والے) اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گے۔ کسی عورت نے کہا: اگر دو ہوں تو آپ نے فرمایا دو پر بھی یہی (ثواب ملے گا)‘‘

فوائد: جس خاتون کو دین کا شعور ہو اور اسے اولاد کی جدائی کا صدمہ سہنا پڑے، تو یہ حدیث شریف اس کے لیے صبر اور طمانیت کا سبب ہو گی۔ کیونکہ ایک دین دار خاتون دنیا کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ وہ صبر کر کے اس روز کی منتظر رہتی ہے کہ جب اس کی فوت شدہ اولاد اس کے لیے جنت کی سفارش کرے گی۔

نیک عورتیں اپنے ہمسائے کا خیال رکھتی ہیں۔

۸۹ ((عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا اَبَاذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَ الْمَرَقَةِ وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ اَوِ اقْسِمْ فِیْ جِيْرَانِكَ))

[مسلم، البر والصلة، ۶۶۸۹، هداية الرواة: ۱۸۷۹]

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہنڈیا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو یا فرمایا: کہ اپنے ہمسائیوں کو بھی وہ شوربا دو۔‘‘

فوائد: ایک حدیث کے مطابق کثرت سے نیک اعمال کرنے والی خاتون اپنے ہمسائے سے بدسلوکی کی وجہ سے جہنم میں چلی جائے گی۔ اس لئے اپنے پڑوس کا ہمیشہ

خصوصی خیال رکھیں۔

ہمسائے کو تنگ کرنے سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

۹۵ ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِىْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

[بخاری ، الادب ، اثم من لا یأمن:۶۰۱۶]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم !وہ مومن نہیں ہوسکتا ،اللہ کی قسم !وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم !وہ مومن نہیں ہوسکتا ،کہا گیا اے اللہ کے رسول کون ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس کی تکلیفوں سے اُس کا ہمسایہ امن میں نہیں۔''

فوائد: ایک طرف اسلام کی یہ اخلاقی تعلیمات ہیں اور دوسری طرف ہمارا معاشرہ ہے کہ جس میں بداخلاقی عروج پر ہے۔اس بگاڑ کے سدھار کی صورت یہ ہے کہ علماء فروعی اختلافات کی بحثوں سے نکل کر لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں اور ان کی اخلاقی حالت درست کرنے کی سعی فرمائیں۔تاکہ اچھے انسانوں پر مشتمل ایک خوبصورت معاشرہ تخلیق پا سکے جہاں رواداری اور برداشت کا رویہ ہو۔

مسلمانوں کی نجات کن کاموں میں؟

۹۶ ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَاالنَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ

عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ))

[ترمذی، الزهد، ماجاء فی حفظ اللسان:۲۴۰۶]

''عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کہا نجات کن کاموں میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کی حفاظت کر اور اپنے گھر کو کافی سمجھ اور اپنی غلطیوں پر آنسو بہا۔''

فوائد: اگر کوئی خاتون ان تینوں نصیحتوں کو اپنے لیے مشعلِ راہ سمجھتے ہوئے پابندی سے ان پر عمل کرے تو وہ زندگی کی تمام مایوسیوں سے چھٹکارا حاصل کرسکتی ہے اور شہزادیوں سے بہتر خوشگوار زندگی گزار سکتی ہے۔

قطع تعلق کرنے والا جہنم میں جائے گا

۹۲ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ))

[ابو داؤد، الادب، فی هجرة الرجل اخاه: ۴۹۱۴]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں یہ کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ جو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہا اور مرگیا، وہ آگ میں داخل ہوگیا۔''

فوائد: کتنی ہی خواتین ایسی ہیں جو معمولی معمولی باتوں پر ہمیشہ کے لیے قطع تعلقی اختیار کرلیتی ہیں۔ اپنے قریبی رشتے داروں سے بول چال ختم کردیتی ہیں

حتیٰ کہ سگی بہنیں ساری زندگی آپس میں منہ سیدھا نہیں کرتیں۔ ایسی خواتین کو جاننا چاہیے کہ جہنم میں داخلے کی وجہ صرف شرک و بدعت ہی نہیں' بلکہ دل کا کینہ بھی موجب جہنم ہے۔

پریشانی کے وقت کی دعا

۹۲ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾))

[البخاری فی الادب المفرد]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

﴿لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾

فوائد: نیک خاتون اکثر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اور تمام مواقع کی مسنون دعائیں پابندی سے پڑھتی ہے۔ ایسی خاتون کی روح کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسا قرار عطا فرماتے ہیں کہ اُس کی زندگی میں غموں کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ پریشانی کے عالم میں کثرت سے مذکورہ دعا کا ورد کرنا چاہیے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پریشانی آتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل نہیں تھے کہ آنے والی ہر پریشانی کو اپنے سے دور کرلیں بلکہ آپ مصیبت

کی گھڑی میں اللہ کے حضور دعا اور التجا کی انتہا کر دیتے تھے۔

پریشانی اور مصیبت کی خبر سن کر یہ دعا پڑھیں

۹۴ ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُوْلُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مُصِيبَتِهِ وأَخلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا))

[مسلم، الجنائز، مايقال عندالمصيبة:۲۱۲۷]

''ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جو بندہ مصیبت کے وقت یہ کہتا ہے ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا﴾ اللہ تعالیٰ اسے مصیبت پر ضرور اجر بھی دیتے ہیں اور اُسے (اس چیز سے) بہتر بھی عطا کرتے ہیں (جو پہلے اس کے پاس تھی)۔''

فوائد: کئی خواتین غم کے موقع پر آہ و بکا اور واویلا کرنے کی انتہا کرتے ہوئے صبر کی تمام حدود پھلانگ جاتی ہیں، جبکہ ایسے مواقع پر ذکرِ الٰہی کرنے سے مصیبت کافور ہو جاتی ہیں اور انسان روشنی کی طرف اپنا سفر جاری رکھتا ہے۔

نیک عورت پر آزمائش کا آنا عیب نہیں

۹۵ ((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَايَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ))

[الترمذی، الزھد، باب ماجاء فی الصبر:۲۳۹۹، صحیح الجامع الصغیر:۸۵۱۵]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن مرد اور مومن عورت پر اس کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

فوائد: مومنہ عورت کے لیے آزمائش بھی اللہ کی رحمت ہے، اگر وہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے تو اللہ تعالیٰ اُسے گناہوں سے پاک کرتے ہوئے اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔ یہ فضیلت بہت کم خواتین کو حاصل ہوتی ہے ورنہ اکثر عورتیں بے صبری اور گلے شکووں کے ساتھ غم کا اظہار کرتی ہیں۔

صبر کیا ہے......؟

۹۶ ((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ: إِلَيكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيْلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى))

[بخاری، الجنائز، باب زیارۃ القبور:۱۲۸۷]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا۔ چل پرے ہٹ۔ تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہچانا۔

(اس لئے شدتِ غم میں اس نے سخت انداز اختیار کیا) بعد میں اس کو بتلایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔ چنانچہ (یہ سن کر) وہ آپ کے دروازے پر آئی، وہاں دربانوں کو نہیں پایا (آ کر) اس نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے اسے فرمایا، صبر تو یہی ہے کہ صدمے کے آغاز میں کیا جائے۔ (بعد میں تو صبر آ ہی جاتا ہے)''

فوائد: اس حدیث سے عورتوں کا کبھی کبھار قبرستان جانے کا جواز ملتا ہے۔ اگر عورتوں کا قبرستان جانا کلیتاً ممنوع ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس عورت کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیتے۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کے قبرستان جانے کے آداب کا بھی پتہ چلتا ہے۔ وہ عورت قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی اور اللہ کے رسول ﷺ نے اسے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی۔ اگر کبھی کوئی عورت قبرستان جائے تو اہل قبور کے لیے دعائے مغفرت کر کے لوٹ آئے نہ کہ وہ وہاں آہ وبکا اور جزع وفزع میں مشغول ہو جائے۔

صبر کی جزاء جنت ہے!

۹۲ ((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا))

[متفق علیہ]

"عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟ میں نے کہا، کیوں نہیں، (ضرور دکھلائیے!) انہوں نے فرمایا: یہ کالی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا، مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں (کہ اس بیماری سے نجات مل جائے) آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس تکلیف پر صبر کر، اس کے بدلے تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے دے۔ اس نے کہا میں صبر ہی کرتی ہوں۔ تاہم (دورے کے وقت) میں برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میں عریاں نہ ہوا کروں۔ چنانچہ آپ نے اس کیلئے یہ دعا فرمائی۔"

فوائد: مسلمان خاتون کو ہر پریشانی اور مصیبت کا مقابلہ صبر سے کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے سے اجر عطا فرماتا ہے اور حالات بہتر بنا دیتا ہے۔ جبکہ بے صبری سے دونوں جہانوں میں تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ ۲۱ ویں صدی کی جدید تعلیم یافتہ مسلمان خواتین اپنی شرم و حیا کا تقابل اس کالی کلوٹی خاتون سے کریں پھر انصاف سے بتائیں کہ وہ کیا محسوس کرتی ہیں۔ چودہ سو برس پہلے کی وہ خاتون اپنی بیماری سے زیادہ اپنے جسم کے نظر آنے پر فکر مند ہوتی ہے۔ آج کی عورت اچھی خاصی صحت مند ہونے کے باوجود اپنے جسم کے نشیب و فراز کی نمائش کے لیے فکر مند ہے۔ دونوں میں کتنا فرق ہے حالانکہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کو ماننے کا

دعویٰ کرتی ہیں۔ اے مسلمان خاتون! ذرا سوچ تو سہی کہ اس سیاہ رنگ والی عورت کے جذبہ حیاء میں تیرے لیے غور وفکر کا کتنا ہی سامان ہے۔

قیامت کے دن ہر شخص سے پانچ سوال ہوں گے!

۹۸ ((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَزُوْلَ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِیْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِیْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَیْنَ اکْتَسَبَهُ وَفِیْمَا اَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ))

[الترمذی، صفة القیامة:۲۴۱۶]

''ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کے دونوں قدم اُس وقت تک حرکت نہیں کریں گے جب تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا: اُس کی عمر کے متعلق، کہاں اُس کو ختم کیا۔ اُس کی جوانی کے متعلق، کہاں اُس کو بوسیدہ کیا۔ اُس کے مال کے متعلق، کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے مطابق، کیا عمل کیا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کن کو ملے گا؟

۹۹ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوا وَحَیْثُ کَانُوا))

[هداية الرواة الى تخريج احاديث المصابيح والمشكوٰة الرقاق:۵/ ۲۷، حدیث:۵۱۵۵]

''معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب پرہیزگار لوگ ہوں گے، وہ دنیا میں جو کوئی بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔"

فوائد: عربی زبان میں تقویٰ کے لغوی معنی بچنے، پرہیز کرنے اور لحاظ کرنے کے ہیں، لیکن وحی محمدی ﷺ کی اصطلاح میں یہ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے سمیع و بصیر ہونے کا یقین پیدا کر کے دل میں خیر و شر کی تمیز کی خلش اور خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کر دیتی ہے، دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ ضمیر کے اس احساس کا نام ہے جس کی بنا پر ہر کام میں خدا کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی شدید رغبت اور اس کی مخالفت سے شدید نفرت پیدا ہوتی ہے۔

بغیر حساب جنت میں جانے والوں کی نشانیاں

۱۰۰ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ))

[بخاری، الرقاق، ومن یتوکل علی اللّٰہ، ٦٤٧٢]

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار ایسے آدمی ہیں جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"

فوائد: خواتین کے لیے خاص طور سے عرض کروں گا کہ وہ جھوٹے تعویذ فروش

لوگوں کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ اپنے اعمال درست کرتے ہوئے اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔ نہایت خشوع اور عاجزی و انکساری سے دعا جاری رکھیں، وہ آپ کی دنیاوی ضروریات بھی پورا فرمائے گا اور آخرت کے روز سرخرو بھی کرے گا۔

دعا ہے......!

اے مولیٰ ......!

ہمیں بھی اپنے فضل و کرم سے بغیر حساب کے جنت میں داخلہ نصیب فرما......!

تیری رحمت میں تو کسی قسم کی کمی نہ ہوگی لیکن ہم سیاہ کاروں کی قسمت سنور جائے گی۔

آمین ثم آمین

مؤلف کے قلم سے علم وتحقیق کے جواہر

1. شان حسن وحسین علیہما السلام
2. انسانیت کا زیور نرمی
3. لعنتی کون
4. مسنون رکعات تراویح
5. تاریخ واصطلاحاتِ حدیث
6. معجم اصطلاحات اصول الفقہ
7. معجم اصطلاحات الاحادیث النبویہ ﷺ
8. گالی حرام ہے۔
9. فلیس منا

10. آپ پر سلامتی ہو!
11. گھر برباد کیوں ہوتے ہیں؟
12. خواتین گلشن نبوی ﷺ میں

یاد رہے! مصنف کی تمام کتب صحیح احادیث اور مستند واقعات پر مشتمل ہوتی ہیں، محدثین کرام اور جمہور اہلِ علم کی آراء کا مکمل لحاظ اور احترام کیا جاتا ہے۔

نوٹ: مؤلف کی رہنمائی کیلئے 0300-6686931

برائے مراسلات: C،479 بلاک، علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد

ناشر: مکتبہ قدوسیہ لاہور

خواتین اسلام کیلئے حدیث کی ابتدائی کتاب

- تربیت نسواں پر مشتمل مختصر مگر جامع کاوش
- مسلمان ماؤں اور بہنوں کے لیے چمن رسالت سے چنے ہوئے ایسے 100 پھول کہ ہر پھول کی مہک سحر آفریں
- عبادات ، معاملات اور اخلاقیات پر مشتمل ایسی 100 احادیث کہ ہر حدیث سے خواتین کے کئی مسائل پر راہنمائی
- ضعیف اور غیر ثابت روایات سے مکمل اجتناب
- تحفہ میں دینے کیلئے بہترین کتاب